معصومین

تیرہواں معصوم

حضرت امام حسن عسکری

Ansariyan Publications
P.O.B 37185/187 QUM
Islamic RePublic Of Iran

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عرضِ ناشر

اس میں کوئی شک نہیں کہ چہاردہ معصوم کی سیرت و زندگی ہمارے لئے نمونہ عمل ہے
ضرورت اس بات کی ہے کہ ہر طبقہ کیلئے سیرت معصومین سے متعلق مفید اور
مناسب کتابیں لکھی جائیں۔ زیر نظر کتاب نوجوانوں اور جوانوں کیلئے
تیار کی گئی ہے۔ ہمیں امید ہے کہ یہ کتاب مختصر ہونے کے باوجود ہمارے
نوجوانوں اور جوانوں کو سیرت معصومین سے آشنا کرنے کیلئے مفید ثابت ہوگی
آخر میں ہم حجۃ الاسلام جناب سید مہدی آیت اللہی (ایرانی)
جناب محمد افضل حیدری "پاکستانی" جناب نثار احمد (ھندی)
اور جناب علی حیدر قاضی (ھندی) کے شکر گزار ہیں۔
کہ انہوں نے اس کتاب کی تالیف و ترجمہ میں ہمارے ساتھ
مخلصانہ تعاون کیا۔ خداوند متعال اُن کی توفیقات
میں اضافہ اور انکو سعادت دارین سے ہمکنار فرمائے۔ آمین۔

ناشر

پیارے بچوں اور عزیز نوجوانوں سے ایک بات!

چونکہ بہتر تربیت کے لئے عمدہ اخلاقی آئیڈیل کی ضرورت ہوتی ہے
اس سلسلہ میں ہمارے پاس بہترین نمونہ مذہبی پیشوا اور آئمہ معصومینؑ ہیں آپ کو ان کی اخلاقی
زندگی سے آشنا کرنے کے لئے ہم نے ضروری سمجھا کہ معصومینؑ کی زندگی کے اہم ترین پہلوؤں
کی تحقیق کرکے ان کو سادہ اور آسان ترین الفاظ میں تحریر کریں جنہیں آپ بہتر طور پر سمجھ
سکیں۔

یہ مختصر رسالہ معصومینؑ کے حالاتِ زندگی پر مشتمل کئی اہم کتابوں کا خلاصہ ہے، اور تاریخ
داں حضرات نے مطالعہ اور تحقیق کے بعد اس کی تائید فرمائی ہے۔
ہمیں امید ہے کہ آپ اسکو غور سے پڑھیں گے اور اپنی عمدہ آرا سے ہمیں مطلع
فرمائیں گے۔

ہم آپ کے اس تعاون اور راہنمائی پر آپ کا شکریہ ادا کرتے ہوئے آئندہ
رسالہ میں اسے اپنے لئے راہنما قرار دیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔
اس امید کے ساتھ کہ آپ حقیقی اسلام سے بہتر طور سے
آشنا ہوں۔

۴،۱۴۵

ولادت

سرزمین مدینہ میں آسمان ولایت پر امامت کا گیارہواں روشن ستارہ طلوع ہوا، اور سامراء میں غروب ہوگیا۔ آپ کا نام حسن، کنیت ابو محمد، مشہور لقب زکی اور عسکری تھے، آپ کے والد حضرت امام علی نقیؑ اور والدہ جناب سوسن تھیں۔

جب آپ کے والد بزرگوار نے جام شہادت نوش فرمایا تو آپ کی عمر ۲۲ سال تھی ان کی شہادت کے بعد آپ کی امامت کا عرصہ چھ سال تھا۔ ۲۸ سال کی عمر میں سنہ ۲۶۰ ہجری کو معتمد عباسی خلیفہ کے ذریعہ آپ شہید ہوئے اور سامراء ہی میں دفن ہوگئے۔

آپ کے تنہا فرزند امام مہدیؑ ہیں، جن کے ظہور سے پورے جہان میں عدالت کی حکمرانی ہوگی، امام حسن عسکریؑ کے زمانے میں حکومت کے سخت کنٹرول کی وجہ سے اسلامی تبلیغات و نشر و اشاعت نہ ہونے کے برابر تھیں۔ اور حکومت خاص کر متوکل کی کوشش تھی کہ امام کو لوگوں سے دور رکھیں چونکہ وہ سن چکے تھے کہ امام حسن عسکریؑ سے بارہویں امام متولد ہوں گے اور وہ لوگوں کی نظروں سے اوجھل رہیں گے۔ نیز مستقبل میں ملتِ اسلامیہ کی رہبری کرتے ہوئے پورے جہان میں ایک حکومت تشکیل دیں گے اس لئے امام کے حالات کی سخت نگرانی کرتے۔ لیکن خدا نے جس طرح حضرت موسیٰؑ کی پرورش خود فرعون کے ہاں کی، اسی طرح ملت اسلامیہ کے آئندہ، رہبر کو لوگوں کی نظروں سے پنہاں رکھتے ہوئے وجود بخشا۔

امامؑ کی اخلاقی خصوصیات

امام حسن عسکریؑ پُر وقار شخصیت کے مالک ، اور قرآن کریم کے بے نظیر مفسر تھے ، اور تقریباً سَو معروف علما ہمیشہ آپ کے درس میں حاضر رہتے ، سولہ سال کا عرصہ جو امامؑ عراق میں رہے ، شام سے مدینہ تک اور خاصکر ایران آپ سے کافی متاثر ہوا ، اور آپ کے علم و تقدس سے عام لوگوں کے علاوہ المعتز عباسی کے درباری بھی متاثر ہوئے اور جتنے اہل علم اس کے دربار میں رہتے تھے سب آپ کے گرویدہ ہو گئے ،

جب آپ نے ایران کا سفر کیا اور قم و شہر رے سے ہوتے ہوئے لواسان پہنچے تو محبّان آلِ محمد نے اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے آپ کا استقبال کیا امامؑ نے وہاں خطاب کے دوران فرمایا یہاں مسجد تعمیر کرواور اسے اپنا مرکز قرار دو ، امام کا یہ فرمان اتنا موثر ہوا کہ ایک ہی دن میں ستر مساجد کی تعمیر شروع ہو گئی ۔ عباسی خلیفہ کا درباری آلِ رسولؐ کا دشمن احمد بن خاقان ایک دن کہنے لگا ، سامرا میں موجود بنی ہاشم کے افراد سے کوئی بھی حضرت امام حسن عسکریؑ کا بزرگی ، اور فضل و کمال میں مقابلہ نہیں کر سکتا اور اگر عباسی خاندان سے خلافت چلی جائے تو امام حسن عسکریؑ کے علاوہ کوئی بھی اس کا مستحق نہیں ہے ۔ پھر کہتا ہے کہ ایک دن میں اپنے باپ کے پاس تھا اگرچہ وہ دشمن آلِ رسولؐ تھا مگر جونہی امام حسن عسکریؑ اس کے پاس تشریف لائے تو وہ فوراً اپنی جگہ سے اٹھا ، آپ کے ہاتھوں کا بوسہ لیا اور اپنی جگہ پر بٹھایا نیز ان کے سامنے زانوئے ادب تہہ کیا اور پوری توجہ سے ان کی گفتگو سننے لگا

● ● ●

ابویوسف" امام کی سخاوت اور بخشش سے متعلق کہتا ہے۔ میں ایک مفلس انسان تھا اور اپنی اولاد کی ضروریات کو پورا نہیں کر سکتا تھا، سب بھوکے اور پریشان رہتے۔ میں کئی مرتبہ عباسیوں کے دربار میں گیا تاکہ اپنے واقف کاروں سے مدد حاصل کروں مگر وہ لوگ اپنی زندگیوں میں اس طرح مست تھے کہ میرا دردِ دل سننے کے لئے کوئی تیار نہیں تھا، پھر ایک دن امامؑ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنے حالات عرض کیئے آپ نے چار سو دینار مجھے عطا کیئے اور فرمایا جاؤ اور اپنے کنبہ کو پریشانی سے نجات بخشو! ۔

منقول ہے ایک دن حضرت امام علیہ السلام نے دو سو دینار علی بن جعفر کے یہاں بھیجے کہ اپنے فقیر اور غریب دوستوں میں تقسیم کردو ۔

آپ چھ سال مدت امامت میں سے تین سال زندان میں رہے لیکن تمام تر مشکلات کے باوجود آپ لوگوں کے ساتھ اخلاق سے پیش آتے ۔ خلیفہ ذلیل ترین افراد کو زندان کا داروغہ قرار دیتا تاکہ آپ کو اذیت پہنچائیں لیکن وہ آپ کے زہد اور عبادت کو دیکھ کر اتنے مہربان ہوتے کہ جب انکا سرپرست اعتراض کرتا کہ میں نے سنا ہے کہ تم امامؑ کے ساتھ اچھے طریقے سے پیش آتے ہو ـــــ تو وہ جواب میں کہتے ؛ وہ ایسا انسان ہے جو ہمیشہ خدا سے راز و نیاز کی باتیں کرتا ہے دن کو روزہ اور رات اللہ کی عبادت میں گذار دیتا ہے اور جب وہ ہماری طرف دیکھتا ہے تو ہمارا جسم کانپنے لگتا ہے لھٰذا تو ایسے شخص کو کیوں اذیت پہنچانا چاہتا ہے ؟

عبداللہ خاقان :۔

اگرچہ متوکل کا متکبر ترین اور بے پرواہ وزیر تھا مگر جس وقت امامؑ کو دیکھتا فوراً استقبال کے لئے کھڑا ہو جاتا بلکہ اگر سوار ہوتا تو سواری سے اُتر آتا ــــــ وہ امامؑ سے متعلق کہتا ہے کہ

حسن عسکریؑ ایسے انسان تھے کہ بھورات کو دعاو مناجات میں مشغول رہتے اور دن کو روزہ رکھتے۔ آپ اتنے خوش دل اور وسیع النظر تھے کہ دعاؤں میں دشمنوں کو بھی فراموش نہ کرتے تھے اور جب کوئی فقیر یا مجبور شخص آپ کے سامنے حاضر ہوتا تو جو کچھ پاس ہوتا اسے عطا کر دیتے۔

ایک دن :۔ خلیفہ نے آپکو تحریر نامی شخص کے سپرد کیا تاکہ آپ کو اذیت دے چنانچہ اس نے خلیفہ کے حکم کے مطابق آپ کو درندوں کے سامنے ڈالا تاکہ آپ کو کھا جائیں لیکن وہ تمام آپ کا طواف کرنے لگے، جب خلیفہ نے یہ سب کچھ دیکھا تو آپ کو رہا کر دیا۔ اور پھر احترام کرنے لگا۔

سامراء :۔ سامراء میں ایک خانقاہ تھی جس کا رئیس مسیحی افراد کے بزرگان سے تھا۔ ایک دن امام ؑ کی خدمت میں حاضر ہوا اور مسلمان ہو گیا، جب اس سے سوال کیا گیا کہ تیرے مسلمان ہونے کی وجہ کیا ہے؟ تو کہنے لگا کہ میں نے اس مرد" امام حسن عسکری" میں وہ علامات اور نشانیاں دیکھی ہیں جو فقط حضرت مسیحؑ میں تھیں۔

علمِ امام علیہ السلام :۔ امامؑ علم کا ایسا ٹھاٹھیں مارتا سمندر تھے کہ جس سے ہر پیاسا سیراب ہوتا تھا۔ خوارزمی کہتا ہے کہ اٹھارہ ہزار طالب علموں نے آپ کے درس سے استفادہ کیا۔ اور عباسی خلیفہ کے درباریوں سے سب سے پہلے آپ کے ہاتھ پر بیعت کرنے والا محمد بن مسعود شیرازی ایرانی تھا۔

آپ کے علم کا اندازہ یہاں سے لگایا جاسکتا ہے کہ ابو نصر فارابی کے استاد" کندی" مناظرہ میں آپ سے شکست کھا گئے اور انھوں نے اسلام کے خلاف اپنی ہی لکھی ہوئی کتاب کو جلا دیا۔

اہلِ علم مسیحی آپ کے علم و دانش پر ایسے فریفتہ ہوئے کہ آپ کو مسیح کہا کرتے تھے۔

نیز مختلف ممالک سے آئے ہوئے افراد نے جب سوالات کیئے تو آپ نے ان کی ہی زبان میں جواب دے کر سب کو ورطۂ حیرت میں ڈال دیا ــــــ

[illegible]

سامراء ایک سال قحط کا شکار ہوا تو معتمد عباسی نے لوگوں کو حکم دیا کہ صحرا میں جاکر دعا کریں، لوگ متواتر تین دن صحرا کی طرف جاتے اور دعا کرتے رہے مگر مینھ نہ برسا، پھر عیسائی لوگ اپنے علماء کے ساتھ صحرا کی طرف گئے دعا کی اور بارش آ گئی کچھ دن بعد پھر دعا کی اور بارش آ گئی،

اس واقعہ سے مسلمانوں کی عجیب کیفیت ہوگئی اور لوگوں کے دل عیسائیت کی طرف مائل ہونے لگے، معتمد اس سے کافی پریشان اور افسردہ ہوا، لھذا امام حسن عسکریؑ کے پاس زندان میں کچھ افراد کو بھیجکر انہیں اپنے پاس طلب کیا تاکہ اس مشکل کا حل دریافت کرے ــ امامؑ نے فرمایا ان سے کہو کل پھر صحرا جاکر بارش کے لئے دعا کریں انہوں نے ایسا کیا، امام دیگر بہت سے لوگوں کے ہمراہ ان کے پیچھے صحرا کی طرف چل دیئے تاکہ اس کام سے پردہ اٹھائیں، عیسائیوں نے آسمان کی طرف ہاتھ بلند کئے اور خدا سے بارش طلب کرنے لگے،

تھوڑی ہی دیر بعد بادل آسمان پر چھا گئے اور بارش شروع ہو گئی، امامؑ نے حکم دیا کہ عیسائیوں میں سے جو شخص بلند مقام پر کھڑا ہے اس کو روکیں اور اس کی انگلیوں کے درمیان جو کچھ ہے اسے باہر نکالیں، لھذا جب اسے روک کر انگلیوں کو دیکھا گیا تو ایک سیاہ رنگ کی ہڈی پائی گئی اسے اٹھا کر امامؑ کی خدمت میں لائے امامؑ نے اس ہڈی کو ایک کپڑے میں چھپا کر

فرمایا، اب بارش کے لئے دعا کرو، جونہی اس عیسائی نے آسمان کی طرف ہاتھ بلند کئے بادل چھٹ گئے اور سورج نظر آنے لگا لوگوں کو بہت تعجب ہوا

عباسی خلیفہ نے امامؑ سے سوال کیا کہ اس میں راز کیا ہے؟ امام نے فرمایا یہ ایک پیغمبر خدا کی ہڈی ہے اور ان کی قبر سے نکالی گئی ہے، یہ لوگ خدا کو اس ہڈی کی قسم دیتے اور خداوند قدوس اس ہڈی کے احترام میں ان کی خواہش کو قبول کرتا اور بارش نازل فرماتا تھا، لہذا جس کے پاس بھی یہ ہڈی ہوگی، اسی طرح ہوگا، لوگوں کے سامنے اس کا تجربہ کیا گیا تو جو کچھ امامؑ نے فرمایا تھا سچ ثابت ہوا سب لوگوں نے حضرت امامؑ کا شکریہ ادا کیا۔

امام اور تربیت

قم میں امام صادق علیہ السلام کی اولاد سے ابوالحسن نامی ایک شخص رہتا تھا وہ پسندیدہ کردار کا مالک نہیں تھا، وہ ایک دن امام حسن عسکریؑ کے وکیل احمد بن اسحاق اشعری کے گھر ایک کام کے سلسلہ میں گیا اور گھر میں داخل ہونے کے لئے اجازت طلب کی، مگر امام کے وکیل نے اس کی بدکاری کی وجہ سے اسے اجازت نہ دی ابوالحسن واپس چلا گیا مگر اپنی اس توہین پر افسردہ اور پریشان نظر آرہا تھا۔

اسی سال احمد بن اسحاق اشعری حج کے لئے مکہ گیا اور واپسی میں مدینہ امام حسن عسکریؑ کی زیارت کے لئے ان کے گھر گیا، مگر امامؑ نے اسے حاضر ہونے کی اجازت نہیں دی جب کافی دیر گریہ وزاری کے بعد امامؑ کی خدمت میں پہنچا تو اس کی وجہ پوچھی، امامؑ نے فرمایا

میں نے تیرے ساتھ وہی سلوک کیا ہے جو تو نے میرے چچازاد کے ساتھ کیا تھا ، پھر آپ نے فرمایا اگر چہ تم ہمارے شیعہ اور محب ہو مگر جو کام تم نے انجام دیا وہ غلط تھا اس نے عرض کیا اے فرزند رسولؐ میں نے یہ کام اس لئے کیا کہ وہ گناہگار تھا میں اسے ادب سکھانا چاہتا تھا تاکہ وہ برے کام چھوڑ دے ، امامؑ نے فرمایا جو کچھ تم نے کیا وہ ٹھیک نہیں تھا اسلام میں گمراہ لوگوں کے ساتھ یوں پیش نہیں آتے بلکہ ان کی ہدایت اور راہنمائی کرتے ہیں

احمد جب قم واپس آیا تو قم کے تمام بزرگان ملاقات کے لئے آئے ان میں ابوالحسن بھی تھا جو نہی احمد نے اس کو دیکھا اپنی جگہ سے اٹھا اس کا احترام کیا اور اپنی جگہ پر بٹھایا، ابوالحسن کو بڑا تعجب ہوا اس نے پوچھا آپ کا یہ رویہ گذشتہ رویے سے بہت مختلف ہے اس کی کیا وجہ ہے؟ احمد نے سارا واقعہ بیان کیا ، وہ اتنا شرمندہ ہوا کہ جب واپس اپنے گھر گیا تو اس نے تمام برے کام چھوڑنے کا ارادہ کر لیا ، اور اس کے بعد وہ زاہد اور نیک لوگوں میں شمار ہونے لگا ،

امام کے کارہائے عجیب [illegible]

اگر چہ مختلف کتب میں امامؑ کے تعجب انگیز کاموں کی کئی داستانیں نقل ہوئی ہیں ہم صرف بطور مثال چند کا تذکرہ کرتے ہیں ۔

(۱) "جعفر جرجانی" کہتا ہے کہ میں حج کے موقع پر امام حسن عسکریؑ کی خدمت میں حاضر ہوا ، آپ کے دوستوں اور شیعوں نے کچھ رقم مجھے دی تھی جو میرے پاس موجود تھی میں امامؑ سے ،

سوال کرنا ہی چاہتا تھا کہ یہ رقم کس کو دوں میرے سوال سے پہلے آپ نے فرمایا جو رقم تیرے پاس موجود ہے میرے خادم "مبارک" کو دے دے، میں نے رقم اس کے حوالے کر دی اور امام کی خدمت میں عرض کیا کہ گرگان کے رہنے والے آپ کے محب سلام عرض کرتے تھے آپ نے ان کے حق میں دعا فرمائی، اور کہا جب تم واپس گرگان جاؤ گے تو خداوند تعالیٰ تمھیں فرزند عطا کرے گا اس کا نام "شریف" رکھنا وہ ہمارے دوستوں سے ہو گا نیز خداوند قدوس ہمارے شیعہ "ابراہیم" کو بھی بیٹا عطا کرے گا اس سے کہنا کہ اس کا نام احمد رکھے وہ بھی ہمارے شیعوں میں سے ہو گا، میں امامؑ کی خدمت سے رخصت ہوا اور پھر وہی ہوا جو امامؑ نے فرمایا تھا۔

(۲) "شبلنجی" ،، اہل سنت کے عالم ہیں، ابو ہاشم سے نقل کرتے ہیں :۔

وہ کہتا ہے کہ میں اور چار دیگر اہل بیتؑ کے شیعہ قید خانہ میں تھے، امامؑ ہمارے یہاں تشریف لائے ہم ان کے ارد گرد بیٹھ گئے اور گفتگو شروع کر دی ہم میں ایک شخص تھا جو اپنے آپ کو اولاد علیؑ سے قرار دیتا تھا امامؑ نے اسکو اشارہ کیا کہ باہر چلے جاؤ جب وہ چلا گیا تو امام نے فرمایا یہ جھوٹ بولتا ہے وہ سید نہیں بلکہ خلیفہ کا جاسوس ہے تم لوگوں سے اس نے رپورٹیں لیں اور لباس کے اندر چھپا رکھی ہیں تاکہ خلیفہ کو دے ہم باہر سے اسکو لائے اور اس کی تلاشی لی امامؑ کے فرمان کے مطابق وہ بہت سی ہماری رپورٹیں لکھ چکا تھا اور اگر وہ خلیفہ تک پہنچ جاتیں تو وہ ہم سب کو قتل کر دیتا، ہم نے وہ تمام رپورٹیں ضائع کر دیں، اور اس کے بعد اپنا خاص خیال رکھتے

(۳) "ابراہیم" کہتا ہے کہ مجھے اور میرے بھائی کو اطلاع دی گئی کہ ہمارے والد بچوں سے دور کسی نامعلوم جگہ مسافرت پر چلے گئے ہیں، ہم مدینہ سے عراق کی طرف چل دیئے، میرا پروگرام یہ تھا کہ امام حسن عسکریؑ کی خدمت میں حاضر ہو کر ان سے اپنے والد کی تلاش میں مدد حاصل کروں

کیونکہ وہی علمِ امامت کی بنا پر ہمارے والد کی اقامت گاہ سے مطلع کر سکتے تھے، لمبا سفر طے کرنے کے بعد امامؑ کے دروازے پر پہنچا، میں کافی دیر دروازے پر بیٹھا انتظار کرتا رہا تاکہ کوئی اندر سے آئے اور حضرت امامؑ کو میرے آنے کی غرض سے آگاہ کرے، میں اسی سوچ میں گم اپنے مستقبل پر غور کر رہا تھا کہ اچانک دروازہ کھلا اور امامؑ کا خادم باہر آیا اور کہا مدینہ سے امامؑ کی زیارت کیلئے آنے والا ابراہیم نامی شخص کون ہے؟ میں خوشی سے اٹھا اور کہا میں ہوں مجھے کافی دیر سے انتظار تھا، اس نے میری طرف دیکھا اور ایک تھیلی مجھے دیکر کہا کہ امامؑ فرما رہے ہیں یہ تیرے سفر کے اخراجات ہیں یہ لو، اور اپنے سفر کو جاری رکھو کچھ مدت بعد والد سے تمہاری ملاقات ہو جائے گی، میں نے تعجب سے تھیلی کو پکڑا اور اپنے آپ سے کہا کہ میں نے امامؑ سے ملاقات نہیں کی ہے اور اپنے آنے کا مقصد عرض نہیں کیا پس امامؑ کیونکر میرے افکار سے آگاہ تھے؟ میں چاہتا تھا کہ خادم سے کہوں کہ مجھے امامؑ کی خدمت میں لے جائے تاکہ اپنے والد کی اقامت گاہ سے متعلق سوال کر سکوں۔

لیکن میں اچانک متوجہ ہوا کہ خادم نے مجھے کہا تھا کہ امامؑ نے فرمایا ہے، اپنے سفر کو جاری رکھو اور دوسری طرف سے ایک غیبی طاقت مجھے طبرستان کی طرف کھینچے جا رہی تھی، لہٰذا میں نے بھی طبرستان کی طرف اپنا سفر شروع کر دیا، جب وہاں پہنچا تو ایک مدت تک پریشان پھرتا رہا یہاں تک کہ ایکدن اچانک میری نظر اپنے والد پر پڑی میں تیزی سے انکی طرف گیا ہم دونوں بغل گیر ہو گئے، میں اپنے والد کو پا کر بہت خوش تھا،

میں نے سارا واقعہ والد کے سامنے بیان کیا ہم دونوں نے اس بات پر اتفاق کیا کہ امامؑ ہمارے پوشیدہ امور سے بھی آگاہ ہو سکتے ہیں۔ میرے تعجب میں اس وقت ،

اور بھی اضافہ ہو گیا جب میں نے دیکھا کہ تھیلی میں رقم صرف اتنی ہی مقدار میں باقی بچی تھی کہ جو ہمیں صرف ہمارے ہدف تک ہی پہنچا سکتی تھی ۔

(۴) "اسماعیل" کہتا ہے میں امام حسن عسکریؑ کے راستے میں بیٹھ گیا تاکہ جس وقت امامؑ یہاں سے گذریں گے تو ان سے مدد طلب کروں گا، اس سے پہلے میرے پاس سونے کے ۲۰۰ سکے موجود تھے جنہیں میں نے پنہاں کر دیا تھا تاکہ جس دن سخت ضرورت ہوگی ان سے استفادہ کروں گا ۔

میں یہی سوچ رہا تھا کہ امامؑ میرے پاس سے گذر گئے میں ان کی طرف دوڑا اور اُن کے سامنے اپنے فقر و بے چارگی کا ذکر کرنے لگا اور میں نے قسم کھائی کہ میرے پاس مالِ دنیا سے کچھ نہیں ہے ، امامؑ میری قسم سے ناراض ہوئے اور اپنے خادم سے کہا جو کچھ تیرے پاس ہے اس کو دے دو ، خادم نے جیب میں ہاتھ ڈالا اور رقم کی ایک تھیلی نکال کر مجھے دیدی پھر حضرتؑ میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا ہم کسی کو اپنی مدد سے محروم نہیں کرتے لیکن تو نے جھوٹی قسم کھا کر خدا کو بھی ناراض کیا ہے ، آئندہ ایسا کام نہ کرنا اور خدا کی نعمتوں پر شکر ادا کر ، صرف اسی پر بھروسہ کر ، اور جو نعمتیں وہ عطا کرے اس سے بھرپور استفادہ کر ، تو نے سونے کے دو سو سکے چھپا رکھے ہیں تاکہ جس دن سخت ضرورت ہو ان سے کام لے سکے لیکن یاد رکھ جس وقت تجھے ضرورت ہوگی وہ تجھے نہیں ملیں گے ،

وہ کہتا ہے حضرت امامؑ نے اپنی اس مختصر سی گفتگو میں مجھے اپنی غلطی کی طرف متوجہ کر دیا اور جیسا امامؑ نے فرمایا ویسا ہی ہوا کہ جب مجھے ان سکوں کی ضرورت محسوس ہوئی تو میں اس کے محل دفن کی طرف گیا ، زمین کھودی تو میرے تعجب کی انتہا نہ رہی کہ سکے وہاں موجود نہ تھے

اور پتہ چلا کہ ان سکوں کا علم میرے بیٹے کو ہوگیا تھا، اور میری اجازت کے بغیر اس نے یہ غلط کام کیا اور سب سکوں کو لیکر فرار ہوگیا۔

پس جسطرح امامؑ نے فرمایا تھا ضرورت کے وقت وہ سکے مجھے نہ ملے، چنانچہ اس کے بعد میں نے پختہ ارادہ کیا کہ اپنے آپ پر کنٹرول کرتے ہوئے اپنی غلطیوں پر قابو پاؤں تاکہ خدا کے سامنے سرخرو ہو سکوں۔

امامؑ کا ایک محبّ کے نام خط

امامؑ اپنے شیعوں کو خط لکھا کرتے تھے ایک خط آپ نے بہت بڑے شیعہ علی ابن بابویہ قمی کے نام تحریر فرمایا اس میں سے کچھ کا ترجمہ مندرجہ ذیل ہے

خداوند قدوس کی حمد و ثنا کے بعد، چونکہ تم ہمارے شیعوں سے ہو لہذا میں تمھیں نصیحت کرتا ہوں کہ ۱۔ پرہیزگار بنو! ۲۔ لوگوں کی غلطیوں کو درگذر کرو!، ۳۔ اپنے غصہ کو پی جاؤ!، ۴۔ صلۂ رحمی کرو!، ۵۔ حاجتمندوں کی مدد کرو!، ۶۔ اپنے دین میں صحیح فکر کرو!، ۷۔ قرآن سے آشنائی حاصل کرو! ۸۔ نماز و عبادت کی پابندی کرو!، اور میرے اوامر پر خود عمل کرو! اور ہمارے دیگر شیعوں کو بھی عمل کرنے کی ترغیب دلاؤ۔

• • •

امام کی شہادت

جب آپ اپنے والد بزرگوار کے ہمراہ شہر بدر ہوکر سامرا تشریف لائے تو آپ کی عمر چار سال تھی اور "عسکر" نامی جگہ پر خلیفہ کے سپاہیوں کے زیر نگرانی رہنے لگے ، اسی مناسبت سے آپ عسکری کے نام سے مشہور ہو گئے ۔

آپ اپنے والد بزرگوار کی شہادت کے بعد معتمد کے حکم سے گرفتار کر لیے گئے لیکن آپ کے عمدہ اخلاق نے تمام اسیروں کو اپنی طرف متوجہ کیا اور سب اسیر آپ کے گرویدہ ہو گئے ، خلیفہ کے سپاہی ہر روز کی رپورٹ دربار تک پہنچاتے رہے بالآخر ۸/ربیع الاول ۲۶۰ھ ہجری کو زہر کے ذریعہ آپ کو شہید کر دیا گیا اور سامرا میں ہی والد بزرگوار کے پہلو میں سپرد خاک کر دیئے گئے ۔

آپ کی شہادت کے بعد آپ کے بھائی (جعفر کذاب) نے جس کا شمار گمراہ اور خلیفہ کے ساتھیوں میں ہوتا تھا ، آپ کی نماز جنازہ پڑھانا چاہی لیکن آپ کے فرزند جن کی عمر چھوٹی تھی تشریف لائے اور اسے ایک طرف کرتے ہوئے اپنے والد بزرگوار کی نماز جنازہ پڑھائی اور اس کے ساتھ ہی ان کی غیبت صغریٰ کا دور شروع ہو گیا ۔ صرف چند خاص شیعہ آپ کے حضور شرفیاب ہو سکتے تھے لیکن عباسی خلفاء کے غلط منصوبے کی بنا پر (وہ آپ کے ، مخفی ہونے کی جگہ تلاش کرنا چاہتے تھے)

آپ کی غیبت کبریٰ کا دور شروع ہو گیا تاکہ کسی کی بھی وہاں تک رسائی نہ ہو اور جب تک امامؑ کے انقلاب کا زمینہ فراہم نہیں ہو جاتا وہ یونہی نظروں سے غائب رہیں گے ۔ تمام شد

امامؑ کے اقوالِ زرین

۱ سادہ زندگی گذارو، اور فضول خرچی سے پرہیز کرو۔
۲ جس کے پاس جاؤ سلام کرو اور جس محفل میں جاؤ اس کے آخر میں ہی بیٹھ جاؤ کہ یہ تواضع کی علامت ہے
۳ جھوٹ سے بچو یہ تمام برائیوں کی جڑ ہے
۴ جو شخص ہمارے اہل بیتؑ سے محبت نہیں رکھتا وہ منافق ہے
۵ جو شخص قیامت پر یقین رکھتا ہے وہ اپنے وعدے پورے کرتا ہے

مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات دیجئے

۱ ۔ امام حسن عسکریؑ پر اتنا کنٹرول کیوں کیا جاتا تھا ؟
۲ ۔ متوکل کے وزیر کا امامؑ کے متعلق کیا نظریہ تھا ؟
۳ ۔ امامؑ نے مسلمانوں کو پریشانی سے کیسے نجات دی اور عیسائیوں کی چالاکی سے کیسے پردہ اٹھایا؟
۴ ۔ امامؑ لوگوں کے ساتھ کیسے پیش آتے تھے ؟
۵ ۔ امامؑ کے زمانے میں شیعوں کے کیسے حالات تھے ؟

مشخصاتِ امامؑ

نام	حسن علیہ السلام
لقب	عسکری
کنیت	ابو محمد
والد کا نام	حضرت امام علی نقی علیہ السلام
ولادت	۲۳۲ سنہ ہجری
مدت امامت	چھ سال
عمر	۲۸ سال
شہادت	۲۶۰ سنہ ہجری (عباسی خلیفہ معتمد کے ذریعہ سے ہوئی)
مقام دفن	سامراء (عراق کا ایک شہر)

• • •